خراجِ تحسین

از حضرت العلامہ محقق العصر مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ
سابق وزیر معارف قلات، شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ میں نے دارالعلوم حقانیہ سے ماہوار شائع ہونے والا رسالہ الحق کو دیکھا۔ ایک ماہوار دینی رسالہ کی افادیت کیلئے امور ذیل کی ضرورت ہے۔

۱۔ اسکے مضامین علمی اور معیاری ہوں۔ ۲۔ دین کی عصری ضرورتوں کو پورا کرتا ہو۔ ۳۔ اس میں دین کی مہمات اور بنیادی حقائق پر زیادہ زور صرف کیا گیا ہو۔ ۴۔ مضامین میں کتاب سنت کے آسمانی نور کے ساتھ ساتھ عقلی جھلک بھی موجود ہو تاکہ وہ اس دورِ عقلیت کے اذہان کو متاثر کر سکے۔ ۵۔ دین سے متعلق صرف ان شبہات کے ازالہ کی طرف توجہ مبذول کی گئی ہو جو موجود اور محقق ہوں نہ ایسے شبہات جو ہم خود پیدا کریں۔ اور پھر اس کا جواب لکھیں کیونکہ ایسا کرنا فتنہائے خوابیدہ کا فتح باب ہے جو بجائے مفید ہونے کے مضر ہے۔ ۶۔ جملہ مضامین میں اس مرکزی تصور کو پیشِ نظر رکھا گیا ہو کہ قارئین رسالہ کے ذہن میں خشیۃ اللہ، عظمتِ دین، اور اہتمامِ آخرت کی روح پیدا ہو۔ ۷۔ مضامین کی تعبیر شستہ، عام فہم ہو الجھا ہوا نہ ہو۔ ان امورِ ہفتگانہ کے پیشِ نظر رسالہ الحق کا انداز پُر امید ہے۔ اور موجودہ آغاز سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ الحق اصولِ مذکورہ کے تحت معیاری اہلیت کی راہ پر گامزن ہے۔ اور اب بھی بہ نسبت دیگر رسائل ایک بہت بڑی حد تک کامیاب ہے۔ محبتِ دین کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایسے مضامین کی اشاعت میں دلچسپی لیکر اس رسالہ کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ حق کی یہ روشنی پھیل جائے اور مسلمانوں کے دل و دماغ اس سے منور ہوں۔ فقط والسلام

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

دارالعلوم حقانیہ

جو طلباء علوم نبوت کی تعلیم و تربیت اور ملک و ملت کی تبلیغی و دینی خدمات پر سالانہ سوا لاکھ سے زائد روپے خرچ کر رہا ہے۔ اس سال اسکا سالانہ بجٹ ایک لاکھ اٹھارہ ہزار روپے ہے۔ اس کے علاوہ دارالطلبہ اور جامع مسجد ہنوز غیر مکمل ہے جس کی تکمیل پر کئی لاکھ روپے لاگت کا تخمینہ ہے۔ اور یہ سب کچھ عامۃ المسلمین کے تعاون سے ہو رہا ہے۔ اسلئے رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں ضروری ہے کہ دینی درد رکھنے والے مسلمان اس موقع پر حسبِ معمول اپنے مذہبی مرکز اور عزیز دارالعلوم کے طلباء کے مصارف کیلئے اتنا سرمایہ جمع فرماویں کہ دارالعلوم ان مہمانانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سالانہ مصارف کا متحمل ہو کر باطمینان ملک و ملت کی دینی و ملی خدمات میں مصروف رہے۔ اور اسکی نوبت نہ آئے کہ قلتِ سرمایہ کیوجہ سے ابتدائے سال (شوال المکرم) میں بوقت داخلہ ۱،۱۰، ناخواستہ طالبانِ علوم نبویہ کو واپس ہونا پڑے۔ امدادی رقومات وغیرہ بھیجنے کا پتہ: حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک